"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

تحریک جدید

ربوہ

ماہنامہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شہادت ۱۳۵۴ھش — اپریل ۱۹۷۵ء

4

1975

— ایڈیٹر —

نسیم سیفی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ

شہادت ۱۳۵۴ ہش

(اپریل ۱۹۷۵ء)

ایڈیٹر

شیم سیفی

سالانہ چندہ

پاکستان	پانچ روپے
فی پرچہ	پچاس پیسے
بیرونی ممالک (بحری ڈاک)	ایک پونڈ
" " (ہوائی ڈاک)	دو پونڈ

ترتیب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

• مسکراتے جائیں گے (اداریہ)	۲
• اقتباس - ایک شعر	۴
• کاروانِ اسلام	۵
• شذرات	۱۲
• ہوٹل کے لئے قرآن کریم	۱۶
• جماعتہائے احمدیہ نائیجیریا کی پچیسویں مجلسِ شوریٰ	۱۷
• حُسنِ عمل (نظم)	۲۰
• جلسہ سالانہ	۲۱
• تبصرہ	۲۲
• اشتہارات	۲۳

پبلشر:- عبداللطیف خان

پرنٹر:- سید عبدالحی

مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت:- دفتر ماہنامہ تحریکِ جدید

دفاتر تحریکِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ

تاریخ اشاعت:- ہر ماہ کی دس تاریخ

فون نمبر:- ۶۷۸

رجسٹرڈ نمبر ایل:- ۷۶۷۶

کتابت:- حمید الدین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جلد ۱۱ | ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ | شمارہ ۴

شہادت ۱۳۵۴ھ ش

(اپریل ۱۹۷۵ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اداریہ

مُسکراتے جائیں گے

زندگی کے جسم پر زخموں کے پھول
اور اِن پھولوں کی نازک پتیوں پر
اِک ہجومِ مردماں کے تیز رَو قدموں کی دُھول
آئیے بڑھتے چلیں
ابتلا زینہ نہیں تو اَور کیا
پستیوں سے ہر بلندی کی طرف
اِک مصیبت، ایک مشکل، ایک زینے کی کڑی
دم بدم ماریں قدم آگے بڑھیں آگے چلیں
جسم سے رِستا ہُوا خوں ملّتوں کی کھاد ہے
اب ہے ارشادِ خداوندی کہ ہم پھولیں پھلیں
جو ڈھلیں اشکوں میں، اُن شعروں کی بس یہ داد ہے
زندگی کی رہگذاروں پر یونہی
آدمیت کے مقابر آج تک بنتے رہے
شیطنت رقصاں رہی ابلیس کی ہر تھاپ پر
اہلِ ایماں ظلم کی غربال میں چھنتے رہے

لیکن بتا
کب رُکا یہ قافلہ
کب ہوئی مدھم ضیائے برقِ چشمِ حشر خیز
کب نہیں ہوتی رہی رفتار اِن باتوں سے تیز
سنگ و آہن سے کبھی کردار جُھک سکتا نہیں
جس کو منزل دے صدائیں وہ تو رُک سکتا نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آؤ ہم چلتے رہیں
جو یقیں پیدا کرے اُس عشق میں جلتے رہیں
جو زمین و آسماں کا ہے خدا
اُس خدا کی گود میں پلتے رہیں
آندھیاں، طوفاں، بگولے، بادِ صرصر، خارزار
دشمنی کی شوخ چشمی۔ دوستی کا اعتبار؟
دائیں بائیں، بے مروّت، بے وفاؤں کا حصار
وہم کی پرچھائیاں اور سوچ کے گرد و غبار
ہم حصارِ عافیت کے ہیں مکیں
ہم رضائے حق تعالیٰ کے امیں
آسماں بھی ہے ہمارا اور ہماری ہے زمیں
ہر قدم لے جا رہا ہے ہم کو منزل کے قریں
ہم تبسّم ریز کر دیں گے فضائے شش جہات
جُھوم اُٹھے گی ہمارے حال پر یہ کائنات
بات بات اپنی بنے گی رشکِ صد قند و نبات
ہر اشارے سے ملے گا ایک پیغامِ حیات
مُسکراہٹ ہے مقدر مُسکراتے جائیں گے
لوگ جو چاہیں کہیں
ہم بفضلِ ایزدی
دُنیا پہ چھاتے جائیں گے

اقتباس

مکمل وفاداری

"یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ
Digitized by Khilafat Library Rabwah
جب تک کامل اور پورا تعلق نہ ہو وہ برکات اور فیوض جو اس تعلق کے لازمی نتائج ہیں حاصل نہیں ہوتے۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ جہاں ایک پیالہ پانی کا پی کر سیر ہونا ہو وہاں ایک قطرہ کہاں تک مفید ہو سکتا ہے اور تشنہ لبی کو بجھا سکتا ہے اور جہاں دس تولہ دوا کھانی ہو وہاں ایک چاول یا ایک رتی سے کیا ہو گا؟ اسی طرح جب تک انسان پورے طور پر خدا تعالیٰ کا مطیع اور وفادار بندہ نہیں بنتا اور کامل نیکی نہیں کرتا اس وقت تک اس کے انوار و برکات ظاہر نہیں ہوتے۔ ادھوری اور ناتمام باتوں سے ٹھوکر لگتی ہے۔ ایک شخص نیکی کو اس کے کمال تک تو پہنچاتا نہیں اور اس سے ان ثمرات کی توقع کرتا ہے جو اس کے درجۂ کمال پر پیدا ہوتے ہیں۔ اور جب وہ نہیں ملتے تو اس سچی اور پاک تعلیم سے بدظن ہونے لگتا ہے اور کہتا ہے کہ کچھ بھی نہیں۔ بہت سے لوگ اسی طرح پر گمراہ ہوئے ہیں۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۸۶)

ایک شعر

اتباع و عشق رویت از رہِ تحقیق چیست
کیمیائے ہر دلے اکسیر ہر جانِ فگار

ترجمہ:- تحقیق کی رُو سے تیری اتباع اور تیرا عشق کیا ہے؟ یہ ہر دل کے لئے کیمیا اور ہر زخمی جان کے لئے اکسیر ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اِس شعر میں نہ صرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دل کے لئے کیمیا اور زخمی جان کے لئے اکسیر کہہ کر ایک ازلی ابدی حقیقت کا اظہار کیا ہے بلکہ اِس شعر میں تحقیق کا لفظ لا کر اِس بات پر زور دیا ہے کہ ہم یہ بات صرف عقیدتمندی کی وجہ سے نہیں کہتے کیونکہ اگر عقیدت ہی کے رنگ میں بات کہنی ہو تو پھر تو ہر شخص اپنے پیشوا کے لئے یہی بات کہہ سکتا ہے بلکہ اگر چاہے (اور وہ یقیناً چاہے گا) تو اس سے بھی بڑھ کر باتیں کہہ دے گا۔ جو کچھ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بیان فرمایا ہے وہ حضورؑ ہی کے الفاظ میں تحقیق سے ثابت شدہ بات ہے۔ ایسے ثبوتوں کا مہیّا کرنا ہی دراصل اسلام اور اسلام کے نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) کی زندگی کو ظاہر کرتے ہیں۔

یہ فضیلت اسلام کے سوا اِس زمانہ میں اَور کسی مذہب کو حاصل نہیں۔ اور اس کے سب سے بڑے مدعی حضرت مسیح موعود علیہ السّلام ہیں۔

کاروانِ اسلام

۱

مکرم ملک رفیق احمد صاحب سونگیا (تنزانیہ) سے تحریر فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ کے فضل سے خاکسار ۱۵ر فروری ۱۹۷۵ء کی شام کو سونگیا (SONGEA) پہنچا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۶ر فروری :۔ مکرم یوسف علی صاحب جو یہاں کی مسلمانوں کی تنظیم بکواٹا کے بڑے شیخ ہیں اور تیس ضلعوں میں انچارج مولوی ہیں صبح سویرے ان سے ملاقات کی۔ انہوں نے یہاں شہر کے دوسرے مولوی صاحبان سے بھی ملاقات کروائی۔ ان سے یہاں کے حالات اور اُن کے کام کے متعلق کافی دیر تک معلومات حاصل کیں۔ ان کے ساتھ یہاں کے افریقن محلہ جات کا دَورہ کیا۔ موصوف کسی زمانہ میں ہمارے مخالفین میں سے تھے اِن دنوں وہ دوستی کا ہاتھ بڑھا رہے ہیں۔ ہمارے خلاف پراپیگنڈا چھوڑ دیا ہے بلکہ ہمارے حق میں ہیں اور ہمارے کام کی تعریف کرتے ہیں۔

۱۷ر فروری :۔ صبح سے دن کے ایک بجے تک تبلیغی دَورہ کیا اور ۴۰ شلنگ کی کتب فروخت کیں۔ بعدہٗ اپنے احمدی دوست مکرم محمد علی صاحب عیسیٰ کے گھر کی تلاش کر کے تقریباً دو گھنٹے ان سے اور انکے بچّوں سے گفتگو کی اور یہ فیصلہ کیا کہ کل سے قرآن مجید کی باقاعدہ کلاس شروع کی جائے۔

بعد نماز ظہر مکرم احمد فرانسس صاحب تشریف لائے اور دو نوجوان جو یہاں کمرشل انسٹی ٹیوٹ میں پڑھتے ہیں اور غیر احمدی ہیں اور NA-NYONGORI کے رہنے والے ہیں تشریف لائے اور فیصلہ ہوا کہ ہم سب اکٹھے اپنی جماعت KIRANGARANGA میں دَورہ کے لئے جائیں گے۔ شام کو دوبارہ احمدی دوست اکٹھے ہوئے اور سب نے فیصلہ کیا کہ وہ بھی کل سے قرآن مجید شروع کریں گے۔ انشاء اللہ کل سے تین ناصرات، دو خدام اور ایک عیسائی یعنی چھ افراد پر مشتمل تعلیم القرآن کلاس شروع ہوگی۔

۱۸ر فروری :۔ صبح تعلیم القرآن کلاس شروع ہوئی جس میں ایک طالب علم نے قرآن مجید پڑھنا شروع کیا۔ اس کے بعد مکرم احمد فرانسس صاحب کی عیادت کے لئے MABATINI گیا۔ وہاں ایک گھنٹہ تک ان کے افرادِ خاندان سے گفتگو ہوتی رہی۔

ظہر کے بعد مکرم عثمان رشید صاحب ڈیمبو جماعتِ احمدیہ MATOMBO سے تشریف لائے۔

ان سے علاقہ کی جماعتوں، مساجد اور قرآن مجید کی پڑھائی کے متعلق گفتگو ہوئی اور انہیں اس بات کے لئے تیار کیا کہ وہ اپنی جماعت سے ایک جوان دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے SONGEA بھیجیں گے جو یہاں اپنے عزیزوں کے ہاں قیام کرے گا اور طعام کا بندوبست بھی اُس کا اپنا ہوگا۔ اور یہاں مشن میں آکر روزانہ مقررہ وقت میں تعلیم حاصل کرے گا۔ اِسی طرح دوسری جماعتوں سے بھی ایک ایک خادم انشاء اللہ آئے گا جب تک مکان کا بندوبست نہیں ہوتا وہ اپنے عزیزوں کے پاس ٹھہریں گے اور مکان ملنے کے بعد وہ مشن ہاؤس میں ہی قیام کریں گے لیکن طعام کا بندوبست ان کا اپنا ہوگا۔

شام کو یہاں کی جماعت کے دو خدام مکرم محمد یونس صاحب اور مکرم محمد اقبال صاحب سے تربیتی گفتگو ہوئی۔ یہ نوجوان ہمارے مکرم فاروق صاحب کی بیٹیوں کی اولاد ہیں اور جماعت میں شامل ہو چکے ہیں۔ ان کے والد جماعت میں شامل نہیں۔ اب انہوں نے نماز باجماعت شروع کر دی ہے امید ہے جلد ہی قرآن مجید بھی پڑھنا شروع کر دیں گے۔

رات ۹½ بجے مکرم نور محمد صاحب جو اہلسنّت ہیں اور کاٹھیاواڑ (انڈیا) کے رہنے والے ہیں تشریف لائے اور وفاتِ مسیح، ختمِ نبوّت اور صداقت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق اپنے سوالات پیش کئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ان کو تسلّی بخش جوابات مِل گئے۔ یہ مجلس رات سوا گیارہ بجے تک جاری رہی۔ رات گیارہ بجے ہمارے دوسرے تین احمدی نوجوان بھی ساتھ شامل ہو گئے تھے۔ انہوں نے پھر آنے کا وعدہ کیا۔ ان کے ایک نوجوان بیٹے مکرم محمد اقبال صاحب احمدی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۹ر فروری: مکرم شیخ یوسف علی صاحب اور شیخ جعفر حمیسی صاحب تشریف لائے۔ ان سے ۴۵ منٹ تک گفتگو ہوئی۔ بعدہٗ MABATINI میں پڑھانے کے لئے گیا اور دو طالب علموں کو قرآن مجید پڑھایا۔ قرآن مجید پڑھانے کے بعد سوالات کا سلسلہ شروع ہوا اور ساتویں کے طالب علموں نے عیسائیت کے متعلق ایک گھنٹے تک سوالات کئے چنانچہ انہیں بائیبل سے جوابات نکال کر بتائے گئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے انہیں تسلّی ہو گئی۔

مکرم شیخ جعفر حمیسی صاحب اور مکرم شیخ مصطفےٰ صاحب تشریف لائے۔ ان سے گفتگو ہوئی اور اپنی کتابوں کا تعارف کروایا۔ ہمارے احمدی نوجوانوں مکرم احمد فرانسس صاحب اور مکرم رشیدی عثمانی صاحب نے قاعدہ یسرنا القرآن پڑھنا شروع کیا۔ یہ کلاس عصر سے شام تک جاری رہی۔

مکرم عبدالمجید صاحب اور مکرم محمد اقبال صاحب کے ساتھ ۹½ بجے تک گفتگو ہوئی اور انکے سوالات کے ایک گھنٹہ تک جوابات دئے گئے۔

۲۰ر فروری: تبلیغ کے لئے LETEMBO کے امیر جماعت کے ساتھ افریقن علاقہ میں گیا۔ آٹھ افراد کو تبلیغ کی اور دس شلنگ کی کتب فروخت کیں۔

تعلیم القرآن کلاس عصر سے شام تک جاری رہی۔ آج اس کلاس میں تمام احمدی اور چار غیر احمدی شامل ہوئے۔

مکرم فاروق صاحب سے ان کے گھر میں رات سوا نو بجے تک گفتگو ہوتی رہی۔ انہوں نے اپنے احمدی ہونے کے حالات و واقعات تفصیل سے سنائے کہ کس طرح وہ ٹبورا میں قید ہوئے اور مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے وہاں تبلیغ شروع کی اور انہیں خدا تعالیٰ نے صداقت کو پہچاننے کی توفیق دی۔

۲۱ فروری:۔ نماز جمعہ پڑھائی۔ اس میں حاضری ۱۲ رہی۔ ابھی عورتوں کے لئے جگہ کا بندوبست نہیں کیا جا سکا۔ انتظام ہو جانے کے بعد حاضری ۲۰ تک پہنچ جائے گی۔ عصر کے بعد تعلیم القرآن کلاس ہوئی جو شام تک جاری رہی۔ شام سے عشاء تک تعلیم القرآن کلاس ۲½ ہوئی اس میں پانچ خدام شامل ہوئے۔ آج دن کے وقت چار غیر احمدی مولوی صاحبان مشن ہاؤس میں تشریف لائے انہوں نے کتب خریدیں اور اپنے سوالات کے جوابات پوچھے۔

عشاء کے بعد پونے دس بجے تک مکرم نور محمد صاحب جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے ان سے گفتگو ہوئی دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کی ہدایت کے سامان پیدا کرے۔ آمین

۲۲ فروری:۔ گاڑی نہ ملنے کی وجہ سے آج سونگیا سے LUMECHA تک ۱۲ میل پیدل سفر کیا۔ یہاں سے ایک ٹرک میں سوار ہو گیا MTWARA (NAHORO) پہنچا اور پھر یہاں ایک اور ٹرک مل گیا جس کے ذریعہ KIRANGARANGA جماعت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں پہنچا۔ مسجد میں شام چھ بجے پہنچا۔ دوست آنے شروع ہوئے اور ملاقات اور گفتگو جاری رہی۔ عشاء کی نماز تک ۴۵ دوست حاضر ہو چکے تھے۔ چنانچہ رات دس بجکر ۳۰ منٹ تک تربیتی گفتگو ہوتی رہی جس میں نئی مسجد کے بنانے کے متعلق غور کیا۔ چندوں کے متعلق سیکرٹری مال سے گفتگو ہوئی اور جماعت کے سامنے مالی قربانیوں کی اہمیت بیان کی اور قرآن مجید کی تعلیم کے متعلق فیصلہ ہوا کہ مارچ یا اپریل میں سات سے دس دن تک خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کی تربیتی کلاس ہو گی۔ ان ایام میں خاکسار وہاں قیام کرے گا اور وہاں تبلیغ بھی کی جائے گی۔

نماز فجر میں ۴۰ احمدی خدام اور انصار شامل ہوئے۔ ساڑھے سات بجے تک مختلف سوالات کے جوابات دئے گئے۔ اس کے بعد احباب سے رخصت چاہی۔ یہاں سے سات میل کا پیدل سفر کر کے امٹوارا پہنچا۔ یہ علاقہ پہاڑی ہے اور دور دور تک جنگل دکھائی دیتے ہیں اور بہت سا علاقہ کاشت کر لیا گیا ہے۔ اس میں دس دس فٹ اونچی مکئی ہے۔ اس کے علاوہ سرسبز و شاداب کھیت ہیں۔ کھیت دیکھ کر دل خوش ہو جاتا ہے۔ امٹوارا میں مکرم مصطفےٰ عیسیٰ صاحب کے ہاں قیام کیا۔ کثیر تعداد میں معلمین اور دیگر دوستوں سے خوشگوار ماحول میں احمدیت کے متعلق باتیں ہوئیں امٹوارا میں مکرم مولوی ہاشم صاحب اور مکرم

مولوی مصطفےٰ صاحب سے بھی گفتگو ہوئی۔ اس کے بعد
بس سٹینڈ پر مکرم احمد فرانسس صاحب جو اس سفر
میں میرے ساتھ تھے اور وہ عیسائیت کو ترک
کر کے احمدیت میں داخل ہوئے ہیں تبلیغ شروع کی
وہاں ۵۰ سے زائد افراد جمع ہو گئے۔ خوب جوش و
خروش سے سوالات ہوتے رہے اور خدا تعالیٰ کے
فضل سے تسلی بخش جوابات قرآنِ پاک اور بائیبل
سے دئے گئے۔ یہ بحث عشاء تک جاری رہی۔ بعد نماز
عشاء دس عیسائی نوجوان تشریف لائے۔ ہمارے تین
احمدی نوجوان مکرم ابوشیر اسمٰعیل صاحب، مکرم
رشیدی عثمانی صاحب ڈیمبو اور مکرم احمد فرانسس
صاحب اور خاکسار ان سے گفتگو کرتے رہے۔ گفتگو کا
یہ سلسلہ رات دس بجے تک جاری رہا۔

۲۴ فروری کو صبح سویرے مکرم معلم محمد صاحب
تشریف لائے۔ نیز مکرم شیخ سعیدی صاحب آف
NATAMBO۔ ساتھ ہی گاؤں کے دوسرے ۲۵
سے زائد افراد تشریف لے آئے اور سوالات شروع
ہوئے۔ عیسائی الوہیتِ مسیح۔ وفاتِ مسیح اور
مسیح کی آمدِ ثانی کے متعلق سوالات پوچھتے رہے۔
یہ گفتگو دن کے بارہ بجے تک جاری رہی۔

اس کے بعد بارش کا سلسلہ شروع ہو گیا
جس کی وجہ سے لوگوں کی آمد کا سلسلہ بند ہو گیا خدا
تعالیٰ کے فضل سے یہاں تبلیغ کا وسیع میدان ہے۔
لوگ بہت اچھے، غور سے بات سننے والے اور کثرت
سے سوالات پوچھنے والے ہیں یہاں اسٹوارا میں
احمدی صرف تین ہیں KIRANGARANGA ہماری
جماعت یہاں سے سات میل دور ہے اور یہ راستہ
زیادہ تر پیدل ہی چلنا پڑتا ہے بس مشکل سے ملتی ہے۔
یہاں سے SONGEA کے لئے بھی ٹرک اور بس ملنا
مشکل ہے۔ میں اس انتظار میں ہوں کہ کوئی ٹرک مل
جائے اور واپس پہنچوں۔

یہ تبلیغی اور تربیتی دورہ چار دن جاری رہا۔
اس میں مکرم احمد فرانسس صاحب آف LUHILA NEZA
اور عثمانی رشید صاحب ڈیمبو آف NAMTOMBO
اور مکرم ابوشیر صاحب اسمٰعیل نے بہت تعاون کیا نیز
مکرم مولیدی عیسیٰ صاحب امیر جماعتِ احمدیہ آف KIRANGARANGA
اخیر تک میرے ساتھ ہر جگہ
پہنچتے رہے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

شام ۶ بجے اسٹوارا سے ٹرک مل گیا۔ ہم ٹرک
میں سوار ہوئے اور بارش کا سلسلہ شروع ہو گیا۔
خاکسار برساتی پہن کر کھڑا رہا اور سفر جاری رہا۔ ٹرک
چھوٹا تھا لوگ بھرے ہوئے تھے اور راستہ پہاڑی
اور سرد ہوا، دھند اتنی زیادہ کہ ڈرائیور بعض اوقات
گاڑی کھڑی کرنے کے لئے مجبور ہو جاتا تھا خدا تعالیٰ
کے فضل سے یہ سفر ساڑھے آٹھ بجے رات مکمل ہوا
جبکہ خاکسار اور مکرم احمد فرانسس صاحب بخیریت
واپس SONGEA پہنچے۔ الحمد للہ"

(۲)

مکرم مولوی عبدالرشید صاحب رازی نبی سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریر فرماتے ہیں:۔

"ماہِ فروری میں یوم مصلح موعود منانے کے سلسلے میں صوا سے واپسی پر میں نے دوستوں سے مشورہ کر کے انتظام کرنا شروع کر دیا تھا۔ مغربی رحیم کی ہر سہ جماعتوں میں تمام دوستوں کو اس کی اہمیت و عظمت بیان کی گئی۔ چنانچہ ۲۲۔ فروری کی شام کو ناندی میں لوٹو کا اور ناندی کے احباب بڑے شوق سے جمع ہوئے اور احباب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی مصلح موعود کے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ کے وجود میں پورا ہونے پر اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ناندی کی جماعت نے کھانا پیش کیا۔ دوسرے روز مارو کی جماعت میں یوم مصلح موعود کے سلسلہ میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ خاکسار وہاں پر خود حاضر ہوا۔ مارو کی جماعت کے تمام دوست بڑے شوق سے حاضر ہوئے اور پیشگوئی کی تفاصیل سنیں۔ مکرم محمد اعظم خلیل صاحب نے قرآنِ پاک کی تلاوت کی۔ مکرم بشیر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم آمین میں سے کچھ حصہ خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنایا۔ خاکسار نے یوم مصلح موعود منانے کی غرض بیان کی۔ مکرم بشیر احمد صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود کے الہامی الفاظ پڑھ کر دوستوں کو سنائے۔ مکرم مولوی محمد قاسم صاحب نے بتایا کہ کس طرح حضرت مصلح موعودؓ نے ہمیں اتنی دور بیٹھے اپنے علمِ قرآن سے نوازا۔ آخر میں خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود کے الفاظ کی واقعاتی رنگ میں تفصیل بیان کی اور روشنی ڈالی کہ پیشگوئی کا ایک ایک لفظ حضرت مصلح موعودؓ کے وجود میں کس طرح پوری شان سے ظاہر ہوا اور یہ تقریب دعا پر ختم ہوئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ کے بعد جلسہ سالانہ ۱۹۷۴ء کے پہلے دن کی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ریکارڈ کی ہوئی تقریر دوستوں کو سنائی۔ تمام احباب حضور ایدہ اللہ کی تقریر سنکر بہت ہی خوش ہوئے کہ انہوں نے اپنے پیارے امام کو اگر دیکھا نہیں تو آواز ہی آج سن لی۔ دوست اپنے ایمانوں کو تازہ کرتے ہوئے نمازِ عشاء کے بعد گھروں کو گئے

اللہ تعالیٰ احباب میں ایمان و اخلاص بڑھائے اور ہمیں بہتر رنگ میں خدماتِ دینیہ کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین"

(۱۴)

مکرم میر عبدالرشید صاحب تبسم غانا سے تحریر فرماتے ہیں:۔

"روزمرہ معمول کے مطابق درس و تدریس اور تعلیم و تربیت کے علاوہ دیگر جماعتی سرگرمیاں باقاعدہ جاری رہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ انفرادی ملاقات اور اجتماعی رنگ میں تبلیغ کا کام بھی جاری رہا۔ چنانچہ دو مختلف گروپوں کو (جو گشن ہاؤس میں

آئے) اسلام و احمدیت سے متعارف کروایا گیا اور ان کے سوالات کے جوابات دئے گئے۔ انفرادی ملاقات کے ذریعہ ۳۰ افراد تک پیغام حق پہنچایا گیا۔ دو پیرا میڈیکل چیفس اور چار دوسرے چیفوں سے ملا۔ علاوہ ازیں کیتھولک پادری، ایوواہ وٹنس کے پادری اور ایس ڈی اے چرچ کے پادری سے بھی ملا۔ ان سے بات چیت کے علاوہ ضروری لٹریچر بھی دیا گیا۔ دیگر افراد میں گورنمنٹ کے ملازمین، طلباء اور تجارت پیشہ افراد شامل ہیں۔ گھانا نیوز ایجنسی کے پریس رپورٹر سے بھی ملا۔

عرصہ زیر رپورٹ میں ٹیچی مانٹیہ (TECHIMANTIA) جانے کا موقع بھی ملا۔ نصرت جہاں کے ماتحت ٹیچی مان ہسپتال میں آنے والے نئے ڈاکٹروں کا تعارف کرایا گیا اور لوگوں کو اس ہسپتال سے استفادہ کرنے کی ترغیب و تلقین کی گئی۔ پیرامائونٹ چیف اور کونسل آف ایلڈرز نے پورے تعاون کے وعدہ کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہا کہ ایک دن ہر ہفتہ میں اگر ڈاکٹر صاحب ان کے قصبہ میں تشریف لائیں تو یہ ان لوگوں کے لئے بہت سہولت کا باعث ہوگا۔

جمعہ کی نمازیں اپنے ریجنل ہیڈ کوارٹرز میں ہی ادا کی گئیں اور افراد جماعت کو اپنے عقائد ذہن نشین کروانے اور ان کے مطابق زندگی ڈھالنے کی تلقین کی جاتی رہی۔ خطبات کے علاوہ تقاریر اور درسوں کے ذریعہ بھی اس مقصد کے حصول کا پروگرام بنایا گیا۔

عرصہ زیر رپورٹ میں لجنہ اماء اللہ کے اجلاس میں تقریر کی گئی۔ علاوہ ازیں لجنہ کی مجلس عاملہ کی میٹنگ بلا کر بعض ضروری امور پر غور کیا گیا۔

۳۰ فروری کو اپنی ریجنل ایگزیکٹو کمیٹی کا ایک ہنگامی اجلاس بلایا گیا اور مختلف جماعتی امور اور پروگرام زیر غور لائے گئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قارئین دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نئے احباب کو ثابت قدمی عطا فرمائے اور جماعت کو عمومی طور پر اپنے عقائد اور تعلیم کی کما حقہٗ پیروی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز اللہ تعالیٰ ہمیں تمام تر ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے آمین"

۴

سری لنکا سے مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب تحریر فرماتے ہیں:-

اس سال کا پہلا دورہ خاکسار اور مکرم پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ سری لنکا نے PASSYALE سیلون کا کیا جو کولمبو سے تیس میل کے فاصلہ پر ہے۔ اس موقع پر یہاں کے پریذیڈنٹ صاحب نے کچھ زمین مسجد کی تعمیر کے لئے وقف کی اور آتے جاتے راستہ میں بہت سے احباب سے تبادلہ خیال کیا اور پمفلٹ تقسیم کئے۔

زائرین مشن:- عرصہ زیر رپورٹ (از

یکم تا ۱۵ جنوری ۱۹۷۵ء) میں ۱۵ زائرین مشن ہاؤس تشریف لائے جنہیں تبلیغ کی گئی اور لٹریچر مہیا کیا گیا۔

خطبات جلسہ سالانہ :- حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقاریر جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ کولمبو اور نیگومبو میں پڑھ کر سنائیں۔ نیز جلسہ سالانہ کی مختصر روداد بھی پڑھ کر سنائی جس سے دوستوں کی مرکزی معلومات میں بہت اضافہ ہوا۔

مشاورتی کونسل :- عرصہ زیر رپورٹ میں سنٹرل جماعت کا ایک مشاورتی اجلاس ہوا جس میں آئندہ سال کے لئے تبلیغی اور تعلیمی پروگرام تجویز کیا گیا۔

وقارِ عمل :- احمدیہ قبرستان نیگومبو میں دو گھنٹہ تک کے لئے وقارِ عمل منایا گیا۔ راستے درست کئے گئے اور پھولوں کے لئے کیاریاں بنائی گئیں۔

وفات۔ تدفین :- اسی عرصہ میں مکرم عبدالمجید صاحب سابق پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ نیگومبو کی اہلیہ صاحبہ بعمر ۶۰ سال وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ پابند صوم وصلوٰۃ تھیں۔ جنازہ میں کافی حاضری تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

متفرق کام :- عرصہ زیر رپورٹ میں دو نفلی روزے رکھے۔ نماز تہجد کی بھی توفیق ملتی رہی۔ مشن میں بچوں کو قرآنِ مجید پڑھاتا رہا۔

جامعہ احمدیہ میں ایک سیمینار

الجمعیۃ العلمیۃ جامعہ احمدیہ نے ۱۷ فروری سے ۱۹ فروری ۱۹۷۵ء تک مغربی افریقہ کے متعلق سیمینار منعقد کر کے ایک اچھی روائت کا آغاز کیا ہے۔ ان تین دنوں میں مختلف مقررین نے (یا مقالہ نگاروں نے) مغربی افریقہ کی تاریخی حیثیت۔ اسلام اور احمدیت کے نفوذ اور آئندہ ترقیات کے سلسلہ میں سامعین کو دلچسپ معلومات مہیا فرمائیں۔

امید ہے کہ وقفہ وقفہ سے جامعہ احمدیہ میں ایسی تقریبات کا انعقاد نہ صرف طلباء کو بلکہ دیگر احباب کو بھی مفید معلومات بہم پہنچاتا رہے گا۔

ہماری جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب دنیا کے کونے کونے میں پھیلی ہوئی ہے اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم دنیا کے ہر حصہ میں دلچسپی لیں اور ہر علاقہ کی مزید ترقی کے لئے ہمیشہ دست بدعا رہیں۔

اپنے ذہین بچوں کو جامعہ احمدیہ میں داخل کروائیں اور انہیں سلسلہ کی خدمت کا موقع دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقت کا قانون

مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم فرماتے ہیں :-

"اگر طاقت کے ڈر سے لوگوں کا چُپ ہو جانا گوارا کر لیا جائے اور دو اور دو کو اس لئے "چار" نہ کہا جائے کہ ایسا کہنے سے انسانی جسم مصیبت میں مُبتلا ہو جاتا ہے تو پھر سچائی اور حقیقت ہمیشہ کے لئے خطرہ میں پڑ جائے اور حق کے اُبھرنے اور قائم رہنے کی راہ باقی نہ رہے حقیقت کا قانون نہ تو طاقت کی تصدیق کا محتاج ہے نہ اِس لئے بدلا جا سکتا ہے کہ ہمارے جسم پر کیا گزرتی ہے۔ وہ تو حقیقت ہے اور اس وقت بھی حقیقت ہے جب اس کے اعلان سے ہمیں پھُولوں کی سیج ملے اور اس وقت بھی حقیقت ہے جب اس کے اظہار سے ہمارا جسم آگ کے شعلوں کے اندر جھونک دیا جائے صرف اِس لئے کہ ہمیں قید کر دیا جائے گا آگ میں ٹھنڈک اور برف میں گرمی نہیں پیدا ہو سکتی۔"

(بحوالہ المنبر لائلپور جلد ۱۹ شمارہ ۵۱)

خاطرِ ایناں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

اے دل تو نیز خاطرِ ایناں نگاہ دار
کاخر کنند دعویٔ حُبِّ پیمبرم

حالات کچھ ہی ہوں۔ جذبات کو کسی طرح ہی ٹھیس لگائی جا رہی ہو۔ خدا جانتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں سے (ان کے ایمان کا پارہ چاہے کتنا ہی نیچے چلا گیا ہو) دل میں بے پناہ ہمدردی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ جہاں کہیں اُمّتِ مسلمہ میں کوئی خرابی نظر آتی ہے یا اس کے بعض

افراد اسلامی معیار سے گری ہوئی بات کرتے ہیں وہیں ان کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں راہِ راست پر لائے اور ان کی خرابیوں کو دُور کرکے ان کی روحانی اور جسمانی ترقیات کے سامان مہیّا فرمائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم بعض اقتباسات (اخبارات و رسائل میں سے) اِس لئے شائع کرتے ہیں کہ مرض سامنے آکر علاج کی طرف متوجہ کرے اور ہمارے ہاتھ میں تو جو علاج ہے وہ صرف دعا ہی ہے۔ اِس میں کچھ شک نہیں کہ دعا سب سے بڑا علاج ہے لیکن بہت کم لوگ اِس بات کا شعور رکھتے ہیں۔ ہماری دعاؤں کو خدا تعالیٰ قبول فرمائے اور اُمّتِ مسلمہ کو دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے۔

لاہور کے ایک ہفتہ وار پرچے میں دو تقاریر شائع ہوئی ہیں ایک کا عنوان ہے:-

- مسلمانوں کی کثیر تعداد محض موروثی مسلمانوں پر مشتمل ہے۔
- ہماری اصل بیماری دینِ حق پر ایک حنا لبطۂ حیات کی حیثیت سے حقیقی اور زندہ ایمان کا فقدان ہے۔

یہ تقریر میاں طفیل محمد صاحب نے عراق کی اسلامی کانفرنس میں کی تھی۔

دوسری تقریر کا عنوان ہے

"ہمارے اندر بھیڑیے، سانپ اور بچھو پیدا ہو گئے ہیں۔ باہر کی غلامی سے یہ ضمیر کی غلامی کہیں زیادہ تکلیف دہ ہے"

اِس تقریر کا ایک اقتباس بھی ملاحظہ فرمائیں:-

"ہم ظلم کے عادی ہو گئے ہیں ہم کو ظلم کا شوق ہو گیا ہے، ظلم ہمارے اندر سرایت کر گیا ہے، ظلم ہمارا مزاج بن گیا ہے، ناانصافی ہمارا شعار بن گیا ہے، پیسے کی قیمت ہم پر اتنی سوار ہو گئی ہے کہ نہ ہم بھائی کو دیکھتے، نہ ہم ماں کو دیکھتے، نہ ہم باپ کو دیکھتے، نہ بیٹے کو دیکھتے ہیں ہم پیسے کو دیکھتے ہیں، ہم اپنے لئے مصیبت ہیں، اپنے بھائیوں کے لئے مصیبت ہیں، اپنے ملک کے لئے مصیبت ہیں، اور اگر آپ مجھے معاف کریں اور بدگمانی نہ کریں تو مَیں کہوں کہ باہر کی غلامی سے یہ ضمیر کی غلامی کہیں زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہے۔

ہم نے ملک کو تو آزاد کرایا اور آزاد کرانا چاہیئے تھا لیکن قوم کو آزاد کرانا، اس کے ضمیر کو آزاد کرانا، اس کی بریں و اشنگ، اس کے ضمیر کو دھونا پاک کرنا، اس کے اندر سے پاپ کی خواہش اور مال کی محبت نکالنا اس کی ہم نے فکر نہیں کی۔

ظلم کی طرف بڑھنے والا ایک

ہندوستانی کا ہاتھ باہر کے ایک
جرمن، ایک فرنچ، ایک انگریز سے
کچھ کم پاپی نہیں، اگر آپ کو اس سے
اتفاق نہیں تو میں آپ کا ہر گز ساتھ
نہ دوں گا میں کہوں گا کہ یہ کھلی ہوئی
ناانصافی ہے، انگریز کیا کرتا تھا؟
آپ سے لے کر آپ کے ملک کا انتظام
کرتا تھا میں اس کو کہنے میں کوئی حرج
نہیں سمجھتا کہ وہ آپ سے اچھا انتظام
کرتا تھا، بہت سخت لفظ ہے، میرا
ضمیر احتجاج کرتا ہے، مجھے تکلیف محسوس
ہوتی ہے، لیکن میں یہ کہوں گا اس
سے زیادہ آپ کو یہاں اطمینان حاصل
تھا، آپ ریل پر آنکھ بند کر کے سفر
کرتے تھے، کوئی خیال تک نہیں کرتا
تھا کہ ریل پر کوئی واقعہ پیش آسکتا
ہے۔ آج ڈاکے پڑ رہے ہیں۔ ہمارے
اندر بھیڑیئے، سانپ اور بچھو پیدا
ہو گئے ہیں۔ آپ انگریزوں کو سانپ
کہئے یا بچھو کہئے مگر یہ سانپ اور بچھو
آپ سے ہمیشہ لپٹے نہیں رہتے تھے۔
یہ تو سول لائن میں رہتے تھے، یہ تو
بڑی اونچی کوٹھیوں میں رہتے تھے
جب تک یہاں رہتے تھے اپنے ملک
کو یاد کرتے رہتے تھے اور جس طریقے
سے سرِ شام چڑیاں اپنے گھونسلوں
کی طرف جاتی ہیں اس طریقے سے جب
چھٹی ہوتی تھی، جب گرمی ہوتی تھی
تو یہ اُڑ کر لندن پہنچ جاتے تھے مگر
یہ سانپ اور بچھو تو آپ سے لپٹے
ہوئے، چمٹے ہوئے ہیں۔ مال کی محبت،
پاپ کا اندر بسیرا کر لینا ہمارے دماغوں
ہمارے دلوں میں پاپ نے ڈیرے
ڈال دیئے ہیں۔ انسانیت کی عزت
کا جذبہ ہمارے اندر دلوں سے نکل
گیا ہے۔ ہمارا فائدہ ہو، ہمارا کام
نکل جائے، ہمارا اُلّو سیدھا ہو جائے
باقی ہمیں مطلب نہیں۔"

یہ تقریر ہے "مولانا ابوالحسن ندوی" کی۔
اللہ تعالیٰ اُمّتِ مُسلمہ پر رحم فرمائے۔ آمین

آدھی سلطنت

کہتے ہیں کہ ایک روز شمس العلماء مولانا شبلی نے شمس العلماء مولوی سید اکبر علی بلگرامی سے پوچھا کہ شیعوں کو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے کیوں عداوت ہے حالانکہ انہوں نے شیعوں کے ردّ وغیرہ میں کوئی کتاب نہیں لکھی۔ مرحوم نے فرمایا:-

"ردّ لکھنے یا نہ لکھنے سے دشمنی نہیں ہوتی بلکہ دشمنی کے اور بہت سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسباب ہیں اگر آپ ہمارے
بجائے ہوتے تو آپ کو بھی ان سے
دشمنی ہوتی حضرت شیخ عبدالقادر
جیلانیؒ نے ہماری سلطنت چھین لی۔
مولانا نے پوچھا وہ کیونکر؟ فرمایا کہ
آدھی اسلامی دُنیا اُٹھتے بیٹھتے
ان کا نام لیتی ہے اگر یہ شخص نہ
ہوتا تو ہمارے آئمہ کی پرستش ہوتی
اگر اس طرح آپ کی سلطنت آپ کے
ہاتھ سے نکل جاتی تو ہم آپ سے پوچھتے
کہ آپ کیا فرماتے ہیں۔"

(مولوی عبدالحق — چند ہمعصر)

حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و
مہدی معہود علیہ السلام کی مخالفت بھی اس لئے ہوئی اور
ہوتی ہے کہ اسلام کا صحیح چہرہ نظر آجانے
سے مولویوں کی آدھی ہی نہیں بلکہ ساری سلطنت
چھنتی چلی جارہی ہے۔ لیکن اس سلطنت کا قائم
رہنا ضروری ہے یا صحیح اسلام پر ایمان اور
اس کے مطابق عمل۔ لوگ خود بخود ان دونوں
باتوں کا مقابلہ کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے رُوحانی فرزندِ جلیل

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کے حلقہ بگوش ہوتے چلے جارہے
ہیں ؎

بقیہ صفحہ ۱۶

جوابی تقریر میں اس ہدیہ کے لئے احمدیہ مشن نائیجیریا
کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کی اسلامی
خدمات اور قرآن کریم کی اشاعت کے سلسلہ میں مساعی
کی تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ میں ہوٹل کی انتظامیہ کے
چیئرمین کی حیثیت سے یہ یقین دلاتا ہوں کہ قرآن کریم
کی کاپیوں کو بحفاظت ہر کمرہ میں رکھا جائے گا۔ انہوں
نے یہ امید ظاہر کی کہ ہوٹل میں ٹھہرنے والے مہمان خصوصاً
مسلمان اس ہدیہ سے خاطر خواہ فائدہ اُٹھا سکیں گے۔

اس کے بعد دعا کے ساتھ یہ تقریب ختم ہوئی۔

اس موقع پر جماعتِ احمدیہ کانو کے منتخب افراد اور مکرم
مولوی منیر احمد صاحب عارف انچارج نارون ریجن نیز
پریس کے نمائندگان نے شرکت کی اور اخبارات نے اس
خبر کو تصاویر کے ساتھ شائع کیا۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ
اس ہوٹل کے لئے قرآن کریم کی کاپیوں کی پیشکش کانو کے
ایک مخیّر دوست الحاجی بیلو نے کی۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

عشقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

رُوحِ گداز، قلبِ تپاں اور چشمِ نم
میرے خمیر میں یہ سب اوصاف ہیں بہم
ایمان میرا اس سے زیادہ ہے اور نہ کم
"بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمرم"

پرویز پروازی

ہوٹل کیلئے قرآن کریم

مکرم منصور احمد خان صاحب نائیجیریا سے تحریر فرماتے ہیں :-

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی سکیم اور ارشاد کے تحت جماعتِ احمدیہ نائیجیریا نے قرآن کریم کی اشاعت کے سلسلہ میں نائیجیریا کے تمام بڑے ہوٹلوں اور تعلیمی اداروں کو قرآن کریم کی کاپیاں مہیّا کرنے کی مہم شروع کی ہے۔ اِس مقصد کے لئے یہ پروگرام بنایا گیا ہے کہ پہلے مرحلہ میں نائیجیریا کی تمام ریاستوں کے دارالحکومت میں واقع بڑے ہوٹلوں کے ہر رہائشی کمرہ کے لئے قرآن کریم مہیّا کیا جائے۔ چنانچہ اب تک دو بڑے ہوٹلوں یعنی فیڈرل پیلس ہوٹل لیگوس اور پریمیئر ہوٹل ابادان کو بالترتیب قرآن کریم کے دو صد اور یکصد نسخے مہیّا کئے جا چکے ہیں یہ کام اِس لحاظ سے زیادہ اہمیّت کا حامل ہے کہ ان تمام مقامات پر بائیبل کی کاپیاں پہلے ہی موجود ہیں۔

اِس ماہ میں کالوکے بگوڈا لیک ہوٹل کو قرآن کریم کی کاپیاں مہیّا کرنے کا پروگرام بنایا گیا ہے۔ یہ ہوٹل حال ہی میں بگوڈا لیک کے کنارے پر جدید طرز پر تعمیر کیا گیا ہے۔ پُر فضا مقام ہونے کے علاوہ یہ اسٹیٹ کا بہترین ہوٹل ہے اور ملکی و غیر ملکی اہم شخصیّات کے ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ ہوٹل کی انتظامیہ کے چیئرمین اسٹیٹ کے کمشنر برائے مالیات جناب الحاجی ٹانکو یاکاسائی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک مختصر اور سادہ تقریب میں مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد امیر جماعتِ احمدیہ نے الحاجی ٹانکو یاکاسائی کمشنر برائے مالیات کی خدمت میں قرآن کریم انگریزی کے ایک سو بارہ نسخے پیش کئے جنہیں ہوٹل کے تمام رہائشی کمروں میں رکھا جائے گا۔

مکرم امیر صاحب نے اپنے ایڈریس میں جناب کمشنر صاحب کو قرآن کریم کی اشاعت کے سلسلہ میں جماعتِ احمدیہ کی مساعی سے متعارف کراتے ہوئے کہا کہ احمدیہ مشن نائیجیریا نے تمام ملک میں قرآن کریم کی کثرت سے اشاعت کا فیصلہ کیا ہے اور اس سلسلہ میں تمام تعلیمی اداروں، لائبریریوں اور ہوٹلوں کو جہاں کہ ایک لمبے عرصہ سے صرف بائیبل ہی ایک مستقل فیچر ہے قرآن کریم کی کاپیاں مُفت مہیّا کی جائیں گی تاکہ ملک کی اکثریتی آبادی یعنی مسلمان اپنی مذہبی کتاب سے کماحقّہٗ فائدہ اُٹھا سکیں اور ایک غیر جانبدار شخص بآسانی دونوں کا تقابل کرنے کے قابل ہو۔ اِس مقصد کے لئے آئندہ چند سالوں میں تمام ملک میں قرآن کریم کو پھیلا دیا جائے گا تاکہ ہر ایک خواہشمند کو قرآن کریم بآسانی مہیّا ہو سکے۔

جناب کمشنر صاحب نے اپنی (باقی صفحہ ۱۵ پر)

جماعتہائے احمدیہ نائیجیریا کی پچیسویں مجلسِ شوریٰ

(مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن نائیجیریا)

امسال جماعتہائے احمدیہ نائیجیریا کی پچیسویں مجلسِ شوریٰ ۴، ۵ جنوری کو لیگوس کی نئی زیرِ تعمیر مسجد کی بالائی منزل میں انعقاد پذیر ہوئی۔ اِس شوریٰ میں نائیجیریا کی تمام فیڈریشن سے ڈیڑھ صد سے زائد نمائندگان نے شرکت کی۔ امسال شوریٰ میں دھومی مشن سے بھی دو نمائندگان نے شرکت کی۔ نمائندگان کے قیام وطعام کا انتظام مسجد میں ہی کیا گیا تھا جو اَب بفضلہٖ تعالیٰ ایسی ضروریات کے لئے کافی وسعت رکھتی ہے۔ اور تمام نمائندگان اِس امر پر شاداں تھے کہ خدا تعالیٰ نے جماعت کو اس قدر تھوڑے عرصہ میں ایسی وسیع عمارت کی تکمیل کی توفیق عطا فرمائی جس میں اب ایسے جماعتی پروگرام آسانی سے منعقد کئے جا سکتے ہیں۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ مسجد کی تعمیر کی منزل ابھی زیرِ تعمیر ہے جو خاص طور پر تبلیغی اور جماعتی میٹنگ کے لئے ہوگی اور اس کے ساتھ ہی ایک کمرہ پبلک لائبریری کے لئے ہوگا۔ دورانِ سال اس کی تکمیل کا ارادہ ہے۔ وباللہ التوفیق۔

مجلسِ شوریٰ کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ۴ جنوری کو ہوا۔ جو لوکل مشنری مکرم صلاح الدین احمد صاحب نے کی۔ اس کے بعد خاکسار نے افتتاحی دعا سے قبل اس سال کی مجلسِ شوریٰ کی اہمیت اور دورانِ سال جماعتہائے احمدیہ نائیجیریا کی متعدد مساعی اور ان میں شاندار کامیابی پر روشنی ڈالی۔ نیز نمائندگان کو بتایا کہ گزشتہ سال مخالفین کی شدید مخالفت کے باوجود خدا تعالیٰ نے کئی پراجیکٹس جو عرصہ سے معرضِ التواء میں پڑے تھے ان کو پورا کرنے کی توفیق دی۔ اِس ضمن میں لیگوس اور دھومی کی سنٹرل مساجد کی تعمیر، بکورو اور اجیبوڈے ہسپتالوں کی تعمیر اور کادونہ اور متعدد مقامات پر مشن ہاؤسز اور مساجد کی تعمیر شامل ہے۔ اس لحاظ سے سالِ گزشتہ گویا کئی برکات کا بھی حامل ہے اس ضمن میں خاکسار نے آئندہ سال کے لئے جماعتوں کے لئے مرکزی طریقِ کار کی تتبع میں بجٹ کی سکیم کو بھی پیش کیا اور بتایا کہ نئے سال کے لئے جماعتیں بجٹ تیار کریں اور افرادِ جماعت کو اِس بات کا عادی بنائیں کہ وہ مالی قربانی کے کم از کم معیار پر پورا اُتریں۔

افتتاحی خطاب اور دعا کے بعد ایجنڈا کی پچیس تجاویز کی روشنی میں چار سب کمیٹیوں کو تشکیل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دی گئی جو اصلاح وارشاد، اشاعت لٹریچر، مالی معاملات اور جنرل امور کے متعلق تھیں۔ اس امر کی کوشش کی گئی کہ ان سب کمیٹیوں میں تمام فیڈریشن کے نمائندگان کی ان کی خصوصی حیثیتوں کے مطابق شرکت ہو جائے نیز ان کو ہدایت کی گئی کہ وہ ایجنڈا کی تجاویز پر غور کر کے اپنی سفارشات پیش کریں اور اجلاس میں ان پر بحث کر کے فیصلہ کیا جا سکے۔

اجلاس کے اختتام سے قبل الحاج لبساری صاحب نے یوروباتر جمہ قرآن مجید کے متعلق رپورٹ پیش کی اور نمائندگان کو بتایا کہ اس کا کام تیزی سے ہو رہا ہے اور امید ہے دورانِ سال کسی وقت یہ منظرِ عام پر آجائے گا۔ (انشاء اللہ) انہوں نے بتایا کہ تاخیر کی زیادہ وجہ عربی ٹیکسٹ کا یوروبا کے سامنے چسپاں کرنا تھا جو اب قریب الاختتام ہے۔ مغرب کی نماز سے قبل دعا پر یہ اجلاس برخواست ہوا۔ عشاء کی نماز کے بعد سب کمیٹیوں کے اجلاس مسجد اور مشن ہاؤس میں ہوئے اور قریباً نصف شب تک تجاویز پر بحث کے بعد سفارشات منظور کی گئیں۔

اگلے روز صبح نو بجے شوریٰ کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا اور اصل کارروائی شروع ہونے سے قبل ہمارے لندن سے آئے ہوئے ایک جرنلسٹ احمدی دوست مکرم رفیق احمد صاحب محمود نے مختصر طور پر خطاب فرمایا جس میں انہوں نے نائیجیریا کے متعلق اپنے تاثرات بیان کئے اور بتایا کہ وہ اس خطہ کے احمدیوں سے مل کر ان کے جذبۂ اسلام اور اخوت و محبت سے انتہائی طور پر متاثر ہوئے ہیں۔ انہوں نے جماعت کو بعض نصائح بھی فرمائیں۔ اس کے بعد ایجنڈا کے مطابق علی الترتیب اصلاح وارشاد اشاعت لٹریچر اور متفرق امور کی سب کمیٹیوں کی سفارشات پیش ہوئیں۔

سب سے پہلے کمیٹی برائے اصلاح وارشاد و تعلیم کے سیکرٹری مکرم معلم ایم۔ ایم جیٹو صاحب نے رپورٹ پیش کی۔ اس سب کمیٹی کے چیئرمین الحاج لوڈوا تھے اور اس کے کل ممبران چودہ تھے۔ سب کمیٹی نے ایجنڈا کی سات تجاویز کے متعلق اپنی سفارشات پیش کیں اور تمام جماعتوں میں لائبریریوں کے قیام۔ مزید لوکل مبلغین کی ٹریننگ۔ مرکزِ سلسلہ میں جامعہ احمدیہ میں ٹریننگ کے لئے ۲ لوکل طلباء کے بھجوانے اور خدام اور انصار کی طرح لجنہ کے دستور کا انگریزی ترجمہ مہیا کرنے وغیرہ کے متعلق فیصلہ جات کئے گئے۔

دوسری سب کمیٹی اشاعت لٹریچر کے متعلق تھی جس کے چیئرمین مکرم الحاجی جالنس اور کل ممبران تیرہ ۱۳ تھے۔ اس کے سیکرٹری مکرم آمودا صاحب نے اپنی رپورٹ پیش کی جس کے بعد ان سفارشات پر احباب نے جرح کی اور اس امر کا فیصلہ کیا گیا کہ

۱۔ نائیجیریا میں جماعت کی تاریخ جلد شائع کی جائے یہ تاریخ پہلے ہی الحاج ظفر اللہ الیاس صاحب مرتب کر چکے ہیں اور اب اس کی اشاعت دورانِ سال کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

۲۔ چھوٹے ٹریکٹ ظہور امام مہدی علیہ السلام وغیرہ کے متعلق کثرت سے شائع کئے جائیں۔

۳۔ تین اہم لوکل زبانوں یوروبا، ہاؤسا اور ایبو میں بعض رسائل اور کتب اسلام اور احمدیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے متعارف کرنے کے لئے کتب شائع کی جائیں
اسلامی اصول کی فلاسفی، لائف آف محمدؐ اور
اسلامی نماز کے تراجم یوروبا زبان میں تیار ہیں
اور اس کی اشاعت کا انتظام کیا جارہا ہے۔

۴۔ بعض بڑے شہروں میں کمرشل بک شاپ کھولنے
کی کوشش کی جائے۔

تیسری سب کمیٹی جنرل امور کے متعلق تھی اس کے
چیئرمین مکرم الحاج بلسا ری صاحب سرکٹ چیئرمین ایادان
تھے اور اس کے کل ممبران تیرہ تھے۔ اس سب کمیٹی کے
سیکرٹری مکرم یوسف صاحب نے کمیٹی کی سفارشات
پڑھ کر سنائیں اور اس کے بعد اس پر بحث ہوئی اور
مندرجہ ذیل اہم فیصلہ جات ہوئے:۔

۱۔ لیگوس سے باہر جو زمین کا قطعہ خریدا گیا ہے
اس کی جلد آبادی کے لئے کوشش کی جائے۔

۲۔ شادی کے لئے ہیڈ کوارٹر سے سرٹیفکیٹ شائع
کئے جائیں اور جماعتوں کو مہیا کئے جائیں۔

۳۔ اونڈو سرکٹ کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے
چنانچہ "اکیتی اکوکو" کے نام سے ایک اور سرکٹ
بنانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

۴۔ سرکٹ چیئرمین کے ہر تین سال بعد الیکشن
ہوں اور اس کا انتخاب لوکل مشنز کے چیئرمینز
میں سے ہو۔

دوسرا اجلاس ظہر کی نماز سے قبل اختتام پذیر
ہوا۔

شوریٰ کا تیسرا اجلاس سوا تین بجے تلاوتِ
قرآن مجید سے شروع ہوا۔ سب کمیٹی برائے متفرق
امور کے صدر مکرم ظفر اللہ الیاس صاحب تھے اور
اس کے کل ممبران تیرہ تھے۔ اس میں یہ اہم فیصلہ کیا
گیا کہ جماعت کے مالی ڈھانچہ کو مرکز کے مطابق ڈھالا
جائے اور باقاعدہ جماعتوں کا بجٹ تیار کیا جائے اور
دورانِ سال اس امر کی کوشش کی جائے کہ جماعتیں
اس کو پورا کریں۔ اس غرض کے لئے ضروری ہدایات
اور فارم جماعتوں کو مہیا کئے جائیں۔ چندہ عام کی
ادائیگی کے علاوہ احباب کو نظامِ وصیت میں شامل
کرنے کی تلقین کی جائے۔

خاکسار نے اختتامی خطاب میں احباب
جماعت کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ
کی جوبلی فنڈ کی سکیم کے متعلق وعدہ جات اور اس کی
ادائیگی کے متعلق تحریک کی۔ نیز موجودہ حالات میں
خصوصی دعاؤں میں شغف اور پہلے سے زیادہ چسپت
ہو کر اپنے فرائض کی ادائیگی کی طرف توجہ
دلائی۔

حاضرین کے لئے یہ امر باعثِ اطمینان اور
مسرت تھا کہ ربوہ میں جلسہ سالانہ خیر و عافیت سے انعقاد پذیر
ہوا ہے اور اس میں حاضری بھی پہلے کی نسبت زیادہ
تھی۔ اس پر جوش سے اسلام زندہ باد، احمدیت
زندہ باد اور خلیفۃ المسیح زندہ باد کے نعرے فضا میں
گونجتے رہے۔

دعا پر یہ شوریٰ اختتام پذیر ہوئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد شفیع اشرف

حُسنِ عمل

عزم و ہمّت سے دُعا سے صبر و استقلال سے
شہرِ جاکرتا میں رہتا ہوں گزشتہ سال سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدمتِ دِیں کی تمنّا ہے خُدا توفیق دے
جان سے جذبات سے اوقات سے اموال سے

یا الٰہی تیرے فضلِ خاص کا محتاج ہوں
جنگ ہے یاجوج سے ماجوج سے دجّال سے

تیری پردہ پوشیاں ہیں ورنہ سچّی بات ہے
شرم آجاتی ہے خود مجھ کو مرے اعمال سے

تجھ کو تو مطلوب ہے انسان کا "حُسنِ عمل"
تو کبھی راضی نہیں ہوتا فقط اقوال سے

اِس لئے "حُسنِ عمل" کی تُو مجھے توفیق بخش
اور رکھ محفوظ ہر جھنجھٹ سے ہر جنجال سے

فِسق کی ہر راہ سے ابلیس کی ہر چال سے
کُفر کے ہر دام سے شیطان کے ہر جال سے

ہِل گئی دِل کی زمیں اور راز باہر آ گئے
استفادہ کر رہا ہوں "سُورۂ زلزال" سے

اے مرے ربوہ! تری گرمی بھی ہے مجھ کو پسند
تُو مجھے بڑھ کر ہے ڈلہوزی و نینی تال سے

تیرے اہلِ درد کرتے ہیں دُعا میرے لئے
دُور ہیں مجھ سے مگر واقف ہیں میرے حال سے

ہر گھڑی رہتی ہے اُن کی یاد دل میں موجزن
بحث کیا ماضی، مضارع اور استقبال سے

اُن کو ہے مجھ سے محبّت، مجھ کو اُن سے عشق ہے
بات ہے دِل کی کہی لیکن بڑے اِجمال سے

ہو رہا ہے اِس طرح اشعار کا پیہم نزول
جِس طرح سِکّے نکلتے ہوں کسی ٹکسال سے

اور پھر الفاظ کا اِک بے پناہ سیلِ رواں
اَب تو مَیں بھی تھک گیا ہوں اِنکے استعمال سے

داد لینا اپنے اِن اشعار کی اشرفؔ کبھی
قیسؔ سے ثاقبؔ سے اخترؔ سے ابوالاقبالؔ سے

ہمارا جلسہ سالانہ

جس جلسہ سالانہ کی بنیاد آج سے تقریباً اسّی سال قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قادیان میں رکھی تھی وہ قادیان میں بھی جاری ہے اور ربوہ میں بھی۔ اور دُنیا کے اکثر ممالک میں جہاں احمدیت روز افزوں ترقی کر رہی ہے اس جلسہ کے ظلّ نمایاں طور پر نظر آ رہے ہیں۔ ربوہ میں گزشتہ دسمبر میں جو جلسہ منعقد ہوا تھا اُس میں سوا لاکھ کے قریب احباب نے شمولیت اختیار کی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جاری کردہ جلسہ کو روکنے کی شروع ہی سے مختلف قسم کی کوششیں کی گئیں لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ ہر سال زیادہ سے زیادہ برکات کا حامل بنتا رہا اور آئندہ بھی انشاء اللہ العزیز ایسا ہی ہوتا رہے گا۔

جلسہ کو ناکام کرنے بلکہ ہمیشہ کے لئے جلسہ کے انعقاد کو بند کرنے کے لئے ایک کوشش کا ذکر ماہنامہ 'ضیائے حرم' نے اپنے دسمبر ۱۹۷۴ء کے شمارے میں کیا ہے لکھا ہے:۔

"آخر میں مَیں ایک ضروری بات کہنا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ تمام خواجگانِ چشت کے عُرسوں کی تاریخیں ہجری سنہ کے اعتبار سے مقرر چلی آ رہی ہیں بخلاف اس کے خواجہ سراج الحق صاحب نے جب گورداسپور میں عُرس کا افتتاح کیا تو عُرس کی تاریخ عیسوی سنہ کے اعتبار سے مقرر کی۔ میرے عہدِ طفولیت میں ایک دفعہ ایک صاحب نے سوال کیا کہ حضرت! اپنے بزرگوں کے خلاف عُرس کی تاریخ عیسوی کیوں مقرر کی گئی ہے؟

حضرت نے فرمایا کہ انہی تاریخوں میں قادیان کا جلسہ ہوتا ہے ہمارا مقصد یہ ہے کہ لوگ اُدھر نہ جائیں بلکہ اِدھر آئیں بظاہر یہ ایک معمولی سی بات معلوم ہوتی ہے لیکن اِس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ عوام کو مرزائیت سے باز رکھنے کی حضرت کو کس قدر فکر تھی عین ممکن ہے کہ یہ تدبیر بھی حضرت نے اپنے پیر و مُرشد صوفی محمد حسین صاحب مراد آبادی کے ایما اور مشورہ سے اختیار کی ہو۔"

اللہ تعالیٰ خود ایک شمع روشن کر کے لوگوں کے دلوں میں یہ بات ڈال دیتا ہے۔ ع

اِدھر آتا ہے یا دیکھیں اُدھر جاتا ہے پروانہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبصرہ

نزولِ مسیح — اور — صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام آج سے تقریباً دو ہزار سال پہلے دُنیا میں تشریف لائے تھے۔ ساری عمر اسرائیلیوں کو تبلیغ کرتے رہے اور خدائے واحد کی طرف بُلاتے رہے۔ زمین پر موجودگی کے بعد انہیں کیا ہُوا۔ بعض لوگ کہتے ہیں صلیب دئے جانے سے بچائے گئے اور اس بچائے جانے کے لئے آسمان پر لے جائے گئے بعض لوگ کہتے ہیں صلیب تو دئے گئے اور وہ وہاں (صلیب پر) فوت بھی ہو گئے لیکن تیسرے روز جی اُٹھے اور پھر کچھ دنوں کے بعد آسمان پر لے جائے گئے۔ کچھ اَور لوگ کہتے ہیں کہ صلیب تو ضرور دئے گئے لیکن وہاں سے زندہ اُتار دئے گئے اور اس کے بعد ایک عرصہ تک خدائے واحد کے دین کی تبلیغ کرتے رہے آخر کار وفات پا گئے۔

احادیث میں نزولِ مسیح کا ذکر ہے اور اس سے بھی بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ آسمان پر زندہ ہیں اور کسی وقت زمین پر نازل ہوں گے۔ کب نازل ہوں گے؟ کہا جاتا ہے کہ آخری زمانہ میں جب صلیب (یعنی صلیبی مذہب) کا غلبہ ہوگا۔

اگر تو وہ واقعی آسمان پر گئے ہوئے ہیں تو پھر تو اِس بات میں شک کی گنجائش ہی نہیں کہ وہ ضرور آسمان سے نازل ہوں گے لیکن اگر بات یہ ہو کہ وہ آج سے دو ہزار سال قبل جب دُنیا میں تشریف لائے تھے تو اپنی زندگی کے دن پُورے کر کے یہیں فوت ہو گئے تھے تو پھر اِس بات پر یقین کر لینے کے سوا اَور کوئی چارہ نہیں کہ نزولِ مسیح سے مراد یہ ہے کہ کوئی اَور شخص ان کی خُو بُو کے ساتھ آئے گا اور اس کے آنے سے نزولِ مسیح کی پیشگوئی پوری ہو گی۔

حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ثبوت پیش کرنے کے لئے بھی یہ ضروری ہے کہ حضرت مسیح ناصری کے متعلق یہ ثابت کیا جائے کہ وہ اپنی عمر پوری کر کے فوت ہو چکے ہیں۔ اِس لحاظ سے بھی یہ مسئلہ اہمیّت کا حامل ہے۔ اگرچہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی صداقت کے ثبوت بے شمار ہیں اور سوچنے والے کے سامنے قطار اندر قطار کھڑے ہیں۔

محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ نے حال ہی میں دو کتب شائع فرمائی ہیں ایک نزولِ مسیح اور دوسری صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السّلام۔

اِن دونوں کتب میں مندرجہ بالا امور پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ آپ خود بھی یہ کتابیں مطالعہ فرمائیں اور اپنے احباب کو بھی پڑھنے کے لئے دیں۔

دونوں کتابوں کی قیمت دس روپے ہے اور نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف ربوہ سے مل سکتی ہیں۔

احباب اِن کتابوں کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کو بھی مطالعہ کے لئے دیں تاکہ وہ احمدیت کا موقف سمجھ سکیں۔

تبلیغی رسالہ

ماہنامہ الفرقان ربوہ

ضرور خریدیں

حضرت مرزا البشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابلِ قدر رسالہ ہے اور اِس قابل ہے کہ اِس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ اِس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کے فضائل اور محاسن پر بہت اچھے پیرایہ میں بحث کی جاتی ہے۔"

سالانہ چندہ دس روپے۔ (منیجر الفرقان ربوہ)

مفید اور مؤثر دوائیں

نُور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی، صحت اور تندرستی کے لئے مفید ترین جڑی بوٹیوں کا جوہر، آنکھوں کی بہت سی بیماریوں کا علاج ہے۔ بچوں، عورتوں اور مردوں سب کے لئے مفید۔

قیمت فی شیشی ڈیڑھ روپیہ

تریاقِ اٹھرا

اسقاطِ حمل، بچوں کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا یا کمزور رہنے کے لئے مفید عام گولیاں۔

قیمت مکمل کورس بیس ۲۰ روپے

نُورِ نظر

اولادِ نرینہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی بہترین تجویز۔ قیمت مکمل کورس پچیس ۲۵ روپے۔

سُرمہ خورشید

دُھند، غبار، خارش، کُکرے، موتیا بند اور دیگر امراضِ چشم کے لئے اکسیر اور لاجواب۔ قیمت ۵ پیسے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

فون نمبر ۵۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شہزین

شہزین

شہزین

مرضِ اٹھرا کی مؤثر ترین دوا

حکیم نظام جان اینڈ سنز

ربوہ ٭ ٹنڈو محمد خان ٭ گوجرانوالہ

ہر قسم کا سامانِ سائنس و اجبی نرخوں پر
خریدنے کے لئے

الائیڈ سائنٹفک سٹور

گنپت روڈ۔ لاہور

فون نمبر ۶۴۵۰۰

کوپیاں رکھیں

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں
بیاہ شادی کے لئے

جڑاؤ و سادہ سیٹ

چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ شاہراہِ قائدِ اعظم لاہور۔ فون ۵۲۶۲۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah